سیدنا عیسیٰ المسیح کی انجیل شریف

۲۷ پاروں میں سے ۲۴واں پارہ

رسولِ مقبول حضرت یحییٰ (یوحنا) کا تبلیغی خطِ اول

رکوع ۱

زندگی کا کلام

(۱) اس زندگی کے کلام کی بابت جو ابتدا سے تھا اور جسے ہم نے سنا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا بلکہ غور سے دیکھا اور اپنے ہاتھوں سے چھوا۔(۲)(یہ زندگی ظاہر ہوئی اور ہم نے اسے دیکھا اور اس کی شہادت دیتے ہیں اور اسی ہمیشہ کی زندگی کی تمہیں خبر دیتے ہیں جو پروردگار کے ساتھ تھی اور ہم پر ظاہر ہوئی)۔(۳) جو کچھ ہم نے دیکھا اور سنا ہے تمہیں بھی اس کی خبر دیتے ہیں تاکہ تم بھی ہمارے شریک ہو اور ہماری شراکت پروردگار کے ساتھ اور اس کے ابن سیدنا عیسیٰ مسیح کے ساتھ ہے۔(۴) اور یہ باتیں ہم اس لئے لکھتے ہیں کہ ہماری خوشی پوری ہوجائے۔

پروردگارِ عالم نور ہیں

(۵) اس سے سن کر جو پیغام ہم تمہیں دیتے ہیں وہ یہ ہے کہ پروردگارِ عالم نور ہیں اور ان میں ذرا بھی تاریکی نہیں۔(۶) اگر ہم کہیں کہ ہماری ان کے ساتھ شراکت ہے اور پھر تاریکی میں چلیں تو ہم جھوٹے ہیں اور حق پر عمل نہیں کرتے۔(۷) لیکن اگر ہم نور میں

چلیں جس طرح کہ وہ نور میں ہیں توہماری آپس میں شراکت ہے اوران کے ابن سید نا عیسیٰ مسیح کا خون ہمیں تمام گناہ سے پاک کرتا ہے۔ (۸)اگرہم کہیں کہ ہم بے گناہ ہیں تو اپنے آپ کو فریب دیتے ہیں اورہم میں سچائی نہیں۔(۹) اگر اپنے گناہوں کا اقرار کریں تووہ ہمارے گناہوں کے معاف کرنے اور ہمیں ساری بے دینی سے پاک کرنے میں سچے اور عادل ہیں۔(۱۰) اگرکہیں کہ ہم نے گناہ نہیں کیا تو انہیں جھوٹا ٹھہراتے ہیں اور ان کا کلام ہم میں نہیں ہے۔

رکوع ۲

(۱) اے میرے بچو! یہ باتیں میں تمہیں اس لئے لکھتا ہوں کہ تم گناہ نہ کرو اور اگر کوئی گناہ کرے توپروردگار کے پاس ہمارے ایک مدگار موجود ہیں یعنی سید نا عیسیٰ مسیح دیانتدار۔(۲) اوروہی ہمارے گناہوں کا کفارہ ہیں اور نہ صرف ہمارے ہی گناہوں کا بلکہ تمام دنیا کے گناہوں کا بھی (۳)اگرہم ان کے حکموں پر عمل کریں گے تو اس سے ہمیں معلوم ہوگا کہ ہم انہیں جان گئے ہیں۔(۴) جو کوئی یہ کہتاہے کہ میں اسے جان گیا ہوں اوراس کے حکموں پر عمل نہیں کرتا وہ جھوٹاہے اور اس میں سچائی نہیں۔(۵) ہاں جو کوئی اس کے کلام پر عمل کرے اس میں یقیناً پروردگار کی محبت کامل ہوگئی ہے۔ہمیں اسی سے معلوم ہوتاہے کہ ہم اس میں ہیں۔(۶) جو کوئی یہ کہتاہے کہ میں اس میں قائم ہوں توچاہیے کہ یہ بھی اسی طرح چلے جس طرح وہ چلتے تھے۔

نیا حکم

(۷)اے عزیزو! میں تمہیں کوئی نیا حکم نہیں لکھتا بلکہ وہی پرانا حکم جو شروع سے تمہیں ملاہے۔ یہ پرانا حکم وہی کلام ہے جو تم نے سنا ہے۔(۸) پھر تمہیں ایک نیا حکم لکھتا ہوں اور یہ بات اس پر اور تم پر صادق آتی ہے کیونکہ تاریکی مٹتی جاتی ہے اور حقیقی نور چمکنا شروع ہوگیاہے۔(۹) جو کوئی یہ کہتاہے کہ میں نور میں ہوں اور اپنے بھائی سے عداوت رکھتاہے وہ ابھی تک تاریکی ہی میں ہے۔(۱۰) جو

کوئی اپنے بھائی سے محبت کرتا ہے وہ نور میں رہتا ہے اور ٹھوکر نہیں کھائے گا۔(۱۱) لیکن جو اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہے وہ تاریکی میں ہے اور تاریکی ہی میں چلتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ کہاں جاتا ہے کیونکہ تاریکی نے اس کی آنکھیں اندھی کردی ہیں۔

(۱۲) اے بچو! میں تمہیں اس لئے لکھتا ہوں کہ کہ ان کے نام میں تمہارے گناہ معاف ہوئے ۔(۱۳)اے بزرگو! میں تمہیں اس لئے لکھتاہوں کہ جو ابتدا سے ہے اسے تم جان گئے ہو۔اے جوانو! میں تمہیں اس لئے لکھتا ہوں کہ تم اس شریر پر غالب آگئے ہو۔اے لڑکو! میں نے تمہیں اس لئے لکھاہے کہ تم پروردگار کو جان گئے ہو۔(۱۴) اے بزرگو! میں نے تمہیں اس لئے لکھاہے کہ جو ابتدا سے ہے اس کو تم جان گئے ہو۔اے جوانو! میں نے تمہیں اس لئے لکھاہے کہ تم مضبوط ہو اور پروردگار کا کلام تم میں قائم رہتا ہے ۔اور تم اس شریر پر غالب آگئے ہو۔(۱۵) نہ دنیا سے محبت کرو ان چیزوں سے جو دنیا میں ہیں جو کوئی دنیا سے محبت کرتا ہے اس میں پروردگار کی محبت نہیں۔(۱۶) کیونکہ جو کچھ دنیا میں ہے یعنی جسم کی خواہش اورآنکھوں کی خواہش اور زندگی کی شیخی وہ پروردگار کی طرف سے نہیں بلکہ دنیا کی طرف سے ہے۔(۱۷)دنیا اور اس کی خواہش دونوں مٹتی جاتی ہیں لیکن جو پروردگار کی مرضی پر چلتا ہے وہ ابد تک قائم رہے گا۔

(۱۸) اے لڑکو! یہ اخیر وقت ہے اورجیسا تم نے سنا ہے کہ مخالفِ مسیح آنے والاہے۔ اس کے موافق اب بھی بہت سے مخالفِ مسیح پیدا ہوگئے ہیں۔ اس سے ہم جانتے ہیں کہ یہ اخیر وقت ہے۔(۱۹) وہ نکلتے تو ہم ہی میں سے مگر ہم میں سے تھے نہیں۔اس لئے کہ اگر ہم میں سے ہوتے توہمارے ساتھ رہتے لیکن نکل اس لئے گئے کہ یہ ظاہر ہو کہ وہ سب ہم میں سے نہیں ہیں۔(۲۰) اور تم کو تو اس قدوس کی طرف سے مسح کیا گیا ہے اور تم سب کچھ جانتے ہو۔(۲۱) میں نے تمہیں اس لئے نہیں لکھا کہ تم سچائی کو نہیں جانتے بلکہ اس لئے کہ تم اسے جانتے ہو اور اس لئے کہ کوئی جھوٹ سچائی کی طرف سے نہیں ہے۔(۲۲) کون جھوٹا ہے سوا اس کے جو سیدنا عیسیٰ کے مسیح ہونے کا انکار کرتا ہے؟ مخالف مسیح وہی ہے جو پروردگار اورابن اللہ کا انکار کرتا ہے۔(۲۳) جو کوئی ابن اللہ کا انکار کرتا ہے اس کے

پاس پروردگار بھی نہیں۔ جو ابن اللہ کا اقرار کرتا ہے اس کے پاس پروردگار بھی ہے۔(۲۴) جو تم نے شروع سے سنا ہے وہی تم میں قائم رہے۔جو تم نے شروع سے سنا ہے اگروہ تم میں قائم رہے تو تم بھی ابن اللہ اور اللہ وتبارک تعالیٰ میں قائم رہوگے۔(۲۵) اور جس کا اس نے ہم سے وعدہ کیا وہ ہمیشہ کی زندگی ہے۔(۲۶) میں نے یہ باتیں تمہیں ان کی بابت لکھی ہیں جو تمہیں فریب دیتے ہیں (۲۷) اور تمہارا وہ مسح جو اس کی طرف سے کیا گیا تم میں قائم رہتا ہے اور تم اس کے محتاج نہیں کہ کوئی تمہیں سکھائے بلکہ جس طرح وہ مسح جو اس کی طرف سے کیا گیا تمہیں سب باتیں سکھاتا ہے اور سچا ہے اور جھوٹا نہیں اور جس طرح اس نے تمہیں سکھایا اسی طرح تم اس میں قائم رہتے ہو۔(۲۸) غرض اے بچو! اس میں قائم رہو تاکہ جب وہ ظاہر ہوئیں تو ہمیں دلیری ہو اور ہم ان کے آنے پر ان کے سامنے شرمندہ نہ ہوں۔(۲۹) اگر تم جانتے ہو کہ وہ سچے ہیں تو یہ بھی جانتے ہو کہ جو کوئی سچائی کے کام کرتا ہے وہ ان سے پیدا ہوا ہے۔

رکوع ۳

(۱) دیکھو پروردگارِ عالم نے ہم سے کیسی محبت کی ہے کہ ہم نے پروردگار کے فرزند کہلائے اور ہم ہیں بھی۔ دنیا ہمیں اس لئے نہیں جانتی کہ اس نے انہیں بھی نہیں جانا۔(۲) عزیزو! ہم اس وقت پروردگار کے فرزند ہیں اور ابھی تک یہ ظاہر نہیں ہوا کہ ہم کیا کچھ ہوں گے۔اتنا جانتے ہیں کہ جب وہ ظاہر ہونگے تو ہم بھی ان کی مانند ہوں گے کیونکہ ان کو ویسا ہی دیکھیں گے جیسا وہ ہیں۔(۳) اور جو کوئی ان سے یہ امید رکھتا ہے اپنے آپ کو ویسا ہی پاک کرتا ہے جیسے وہ پاک ہیں۔(۴) جو کوئی گناہ کرتا ہے وہ شرع کی مخالفت کرتا ہے اور گناہ شرع کی مخالفت ہی ہے۔(۵) اور تم جانتے ہو کہ وہ اس لئے ظاہر ہوئے تھے کہ گناہوں کو اٹھالے جائیں اور ان کی ذات میں گناہ نہیں۔(۶) جو کوئی ان میں قائم رہتا ہے وہ گناہ نہیں کرتا۔جو کوئی گناہ کرتا ہے نہ اس نے انہیں دیکھا اور نہ جانا ہے۔(۷) اے بچو! کسی کے فریب میں نہ آنا۔جو سچائی کے کام کرتا ہے وہی ان کی طرح سچا ہے۔(۸) جو شخص گناہ کرتا ہے وہ ابلیس مردود سے ہے کیونکہ ابلیس شروع ہی سے گناہ

کرتا رہا ہے۔ ابن اللہ اسی لئے ظاہر ہوئے تھے کہ ابلیس مردود کے کاموں کو مٹائیں۔(۹) جو کوئی پروردگار سے پیدا ہوا ہے وہ گناہ نہیں کرتا کیونکہ ان کا تخم اس میں رہتا ہے بلکہ وہ گناہ کرہی نہیں سکتا کیونکہ پروردگار سے پیدا ہوا ہے۔(۱۰) اسی سے پروردگارِ عالم کے فرزند اور ابلیس کے فرزند ظاہر ہوتے ہیں ۔جو کوئی دیانتداری کے کام نہیں کرتا وہ پروردگار سے نہیں اور وہ بھی جو اپنے بھائی سے محبت نہیں رکھتا۔

ایک دوسرے سے محبت

(۱۱) کیونکہ جو پیغام تم نے شروع سے سنا وہ یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے سے محبت کریں۔(۱۲) اور قائن کی مانند نہ بنیں جو اس شریر سے تھا اور جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا اور اس نے کس واسطے اسے قتل کیا؟ اس واسطے کہ اس کے کام بُرے تھے اور اس کے بھائی کے کام سچائی کے تھے۔

(۱۳) اے دینی بھائیو! اگر دنیا تم سے عداوت رکھتی ہے تو تعجب نہ کرو۔(۱۴) ہم جانتے ہیں کہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہوگئے کیونکہ ہم بھائیوں سے محبت کرتے ہیں۔ جو محبت نہیں کرتا وہ موت کی حالت میں رہتا ہے۔ (۱۵) جو کوئی اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہے وہ خونی ہے اور تم جانتے ہو کہ کسی خونی میں ہمیشہ کی زندگی موجود نہیں رہتی۔(۱۶) ہم نے محبت کو اسی سے جانا ہے کہ انہوں نے ہمارے واسطے اپنی جان دے دی اور ہم پر بھی بھائیو کے واسطے جان دینا فرض ہے۔(۱۷) جس کسی کے پاس دنیا کا مال ہو اور وہ اپنے بھائی کو محتاج دیکھ کر رحم کرنے میں دریغ کرے تو اس میں پروردگار کی محبت کیونکر قائم رہ سکتی ہے؟(۱۸) اے بچو! ہم کلام اور زبان ہی سے نہیں بلکہ کام اور سچائی کے ذریعہ سے محبت کریں۔

(۱۹) اس سے ہم جانیں گے کہ حق کے ہیں اور جس بات میں ہمارا دل ہمیں الزام دے گا اس کے بارے میں ہم اس کے حضور اپنی دل جمعی کریں گے ۔(۲۰) کیونکہ پروردگار ہمارے دل سے بڑے ہیں اور سب کچھ جانتے ہیں۔ (۲۱)اے عزیز! جب ہمارا دل ہمیں الزام نہیں دیتا تو ہمیں پروردگار کے سامنے دلیری ہوجاتی ہے۔ (۲۲)اور جو کچھ ہم مانگتے ہیں وہ ہمیں ان کی طرف سے ملتا ہے کیونکہ ہم انکے حکموں پر عمل کرتے ہیں اور جو کچھ وہ پسند کرتے ہیں اسے بجالاتے ہیں۔(۲۳) اوران کا حکم یہ ہے کہ ہم ابن اللہ سیدنا عیسیٰ مسیح کے نام پر ایمان لائیں اور جیسا انہوں نے ہمیں حکم دیا اس کے موافق آپس میں محبت کریں۔ (۲۴) اور جو ان کے حکموں پر عمل کرتا ہے وہ ان میں اور یہ اس میں قائم رہتے ہیں اور اسی سے یعنی اس روح سے جو انہوں نے ہمیں عطا فرمائی ہے ہم جانتے ہیں کہ وہ ہم میں قائم رہتے ہیں۔

رکوع ۴

(۱) اے عزیزو! ہر ایک روح کا یقین نہ کرو بلکہ روحوں کو آزماؤ کہ وہ پروردگار کی طرف سے ہیں یا نہیں کیونکہ بہت سے جھوٹے نبی دنیا میں نکل کھڑے ہوئے ہیں ۔(۲) پروردگار کے روح کو تم اس طرح پہچان سکتے ہو کہ جو کوئی روح اقرار کرے کہ سیدنا عیسیٰ مسیح مجسم ہو کر آئے ہیں وہ پروردگار کی طرف سے ہیں (۳) اور جو کوئی روح سیدنا عیسیٰ کا اقرار نہ کرے وہ پروردگار کی طرف سے نہیں اور یہی مخالف مسیح کی روح ہے جس کی خبر تم سن چکے ہو کہ وہ آنے والی ہے بلکہ اب بھی دنیا میں موجود ہے۔(۴) اے بچو! تم پروردگار سے ہو اور ان پر غالب آگئے ہو کیونکہ جو تم میں ہے وہ اس سے بڑا ہے جو دنیا میں ہے۔(۵) وہ دنیا سے ہیں ۔اس واسطے دنیا کی سی کہتے ہیں اور دنیا ان کی سنتی ہے۔(۶) ہم پروردگار سے ہیں۔ جو پروردگار کو جانتا ہے وہ ہماری سنتا ہے۔ جو پروردگار سے نہیں وہ ہماری نہیں سنتا ۔ اسی سے ہم حق کی روح اور گمراہی کی روح کو پہچان لیتے ہیں۔

پروردگارِ عالم محبت ہیں

(۷)اے عزیزو! آؤ ہم ایک دوسرے سے محبت کریں کیونکہ محبت پروردگار کی طرف سے ہے اور جو کوئی محبت کرتا ہے وہ پروردگار سے پیدا ہوا ہے اور پروردگارِ عالم کو جانتا ہے ۔(۸) جو محبت نہیں کرتا وہ پروردگار کو نہیں جانتا کیونکہ پروردگار محبت ہیں۔(۹)جو محبت پروردگار کو ہم سے ہے وہ اس سے ظاہر ہوئی کہ پروردگار نے اپنے اکلوتے اِبن کو دنیا میں بھیجا ہے تا کہ ہم ان کے سبب سے زندہ رہیں۔(۱۰) محبت اس میں نہیں کہ ہم نے پروردگار سے محبت کی بلکہ اس میں ہے کہ انہوں نے ہم سے محبت کی اور ہمارے گناہوں کے کفارہ کے لئے اپنے اِبن کو بھیجا۔(۱۱) اے عزیزو! جب پروردگار نے ہم سے ایسی محبت کی تو ہم پر بھی ایک دوسرے سے محبت کرنا فرض ہے۔(۱۲) پروردگار کو کبھی کسی نے نہیں دیکھا۔ اگر ہم ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں تو پروردگار ہم میں قیام کرتے ہیں اور ان کی محبت ہمارے دل میں کامل ہو گئی ہے۔(۱۳) چونکہ انہوں نے اپنے روح میں سے ہمیں دیا ہے اس سے ہم جانتے ہیں کہ ہم ان میں قائم رہتے ہیں اور وہ ہم میں ۔(۱۴) اور ہم نے دیکھ لیا ہے اور شہادت دیتے ہیں کہ پروردگار نے ابن اللہ کو دنیا کا منجی کر کے بھیجا ہے۔(۱۵) جو کوئی اقرار کرتا ہے کہ سیدنا عیسیٰ ابن اللہ ہیں اللہ و تبارک تعالیٰ اس میں قیام کرتے ہیں اور وہ پاک پروردگار میں۔(۱۶) جو محبت پروردگار کو ہم سے ہے اس کو ہم جان گئے اور ہمیں اس کا یقین ہے۔ پروردگار محبت ہیں اور جو محبت میں قائم رہتا ہے وہ پروردگارِ عالم میں قائم رہتا ہے اور پروردگار اس میں قائم رہتے ہیں۔(۱۷) اسی سبب سے محبت ہم میں کامل ہو گئی ہے تا کہ ہمیں عدالت کے دن دلیری ہو کیونکہ جیسے وہ ہیں ویسے ہی دنیا میں ہم بھی ہیں۔(۱۸)محبت میں خوف نہیں ہوتا بلکہ کامل محبت خوف دور کردیتی ہے کیونکہ خوف سے عذاب ہوتا ہے اور کوئی خوف کرنے والا محبت میں کامل نہیں ہوا۔(۱۹) ہم اس لئے محبت کرتے ہیں کہ پہلے انہوں نے ہم سے محبت کی۔(۲۰) اگر کوئی کہے کہ میں پروردگار سے محبت کرتا ہوں اور وہ اپنے بھائی سے عداوت کرے تو جھوٹا ہے

کیونکہ جو اپنے بھائی سے جسے اس نے دیکھاہے محبت نہیں کرتا وہ پروردگار سے بھی جسے اس نے نہیں دیکھا محبت نہیں کرسکتا۔ (۲۱)اور ہم کو ان کی طرف سے یہ حکم ملاہے کہ جو کوئی پروردگار عالم سے محبت کرتا ہے وہ اپنے بھائی سے بھی محبت کرے۔

رکوع ۵

(۱) جس کا یہ ایمان ہے کہ سیدنا عیسیٰ ہی مسیح ہیں وہ پروردگار سے پیدا ہواہے اور جو کوئی والد سے محبت کرتاہے وہ اس کی اولاد سے بھی محبت کرتا ہے۔(۲) جب ہم پروردگار سے محبت کرتے اوران کے حکموں پر عمل کرتے ہیں تو اس سے معلوم ہوجاتاہے کہ پروردگار کے فرزندوں سے بھی محبت کرتے ہیں۔(۳)اور پروردگار کی محبت یہ ہے کہ ہم ان کے حکموں پر عمل کریں اوران کے حکم سخت نہیں۔(۴) جو کوئی پروردگار سے پیدا ہواہے وہ دنیا پر غالب آتا ہے اور وہ غلبہ جس سے دنیا مغلوب ہوئی ہے ہمارا ایمان ہے ۔(۵)دنیا کا مغلوب کرنے والا کون ہے سوا اس شخص کے جس کا یہ ایمان ہے کہ سیدنا عیسیٰ مسیح ابن اللہ ہیں؟

(۶)یہی ہے وہ جو پانی اور خون کے وسیلہ سے آئے تھے یعنی سیدنا عیسیٰ مسیح وہ نہ فقط پانی کے وسیلہ سے بلکہ پانی اور خون دونوں کے وسیلہ سے آئے تھے۔(۷) اور جو گواہی دیتا ہے وہ روح ہے کیونکہ روح سچائی ہے۔(۸) اور گواہی دینے والے تین ہیں۔ روح اور پانی اور خون اور یہ تینوں ایک ہی بات پر متفق ہیں۔(۹) جب ہم آدمیوں کی شہادت قبول کرلیتے ہیں تو پروردگار کی شہادت تو اس سے بڑھ کرہے اور پروردگار کی شہادت یہ ہے کہ انہوں نے اپنے ابن اللہ کے حق میں شہادت دی ہے۔(۱۰) جو ابن اللہ پر ایمان رکھتاہے وہ اپنے آپ میں شہادت رکھتاہے۔ جس نے اللہ وتبارک تعالیٰ کا یقین نہیں کیا اس نے اسے جھوٹا ٹھہرایا کیونکہ وہ اس شہادت پر جو پروردگار نے اپنے ابن اللہ کے حق میں دی ہے ایمان نہیں لایا۔(۱۱)اور وہ شہادت یہ ہے کہ پروردگار نے ہمیں ہمیشہ کی زندگی عطا فرمائی اور یہ زندگی ان کے ابن میں ہے۔(۱۲) جس کے پاس ابن اللہ ہیں اس کے پاس زندگی ہے اور جس کے پاس ابن اللہ نہیں اس کے پاس زندگی بھی نہیں۔

پروردگار کے ساتھ ہمیشہ کی زندگی

(۱۳) میں نے تم کو جو ابن اللہ کے نام پر ایمان لائے ہو یہ باتیں اس لئے لکھیں کہ تمہیں معلوم ہو کہ ہمیشہ کی زندگی رکھتے ہو۔(۱۴) اور ہمیں جو ان کے سامنے دلیری ہے اس کا سبب یہ ہے کہ اگر ان کی رضا کے موافق کچھ مانگتے ہیں تو وہ ہماری سنتے ہیں۔(۱۵) اور جب ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ ہم مانگتے ہیں وہ ہماری سنتے ہیں تو یہ بھی جانتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے ان سے مانگا ہے وہ پایا ہے۔(۱۶) اگر کوئی اپنے بھائی کو ایسا گناہ کرتے دیکھے جس کا نتیجہ موت نہ ہو تو دعا کرے۔ پروردگار اس کے وسیلہ سے زندگی عطا فرمائیں گے۔ ان ہی کو جنہوں نے ایسا گناہ نہیں کیا جس کا نتیجہ موت ہو۔ گناہ ایسا بھی ہے جس کا نتیجہ موت ہے۔ اس کی بابت دعا کرنے کو میں نہیں کہتا۔(۱۷) ہے تو ہر طرح کی بددیانتی گناہ مگر ایسا گناہ بھی ہے جس کا نتیجہ موت نہیں۔

(۱۸) ہم جانتے ہیں کہ جو کوئی پروردگار سے پیدا ہوا ہے وہ گناہ نہیں کرتا بلکہ اس کی حفاظت وہ کرتا ہے پروردگار سے پیدا ہوا اور وہ شریر اسے چھونے نہیں پاتا۔(۱۹) ہم جانتے ہیں کہ ہم پروردگار سے ہیں اور ساری دنیا اس شریر کے قبضہ میں پڑی ہوئی ہے۔(۲۰) اور یہ بھی جانتے ہیں کہ ابن اللہ آگئے ہیں اور انہوں نے ہمیں یہ سمجھ بخشی ہے تاکہ ان کو جو حقیقی ہیں جانیں اور ہم اس میں جو حقیقی ہیں یعنی ان کے ابن سیدنا عیسیٰ مسیح میں ہیں۔ حقیقی پروردگار اور ہمیشہ کی زندگی یہی ہے۔(۲۱) اے بچو اپنے آپ کو بتوں سے بچائے رکھو۔